SHABANA PERVEEN
Asst. Professor, Dept. of URDU
Vaishali Mahila College, Hajipur (B.B.A, Bihar University, Muzaffarpur)

B.A (H) Part II PAPER -IV

TOPIC: DASTAN KE AJZAYE TARQREEBI

داستان کے اجزائے ترکیبی

کہانی کی ایک ابتدائی شکل داستان ہے اور کہانی کی ابتدا وہیں سے ہوتی ہے جہاں سے انسانی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ کہانی سُننا انسان کی فطرت میں شامل ہے اسی وجہ سے اس کا رشتہ انسانی زندگی سے بہت قدیم ہے۔ اپنی ذات سے نکل کر انسان جیسے جیسے کائنات اور اس کی وسعتوں سے آشنا ہوا اُس کی کہانیوں میں بھی وسعت پیدا ہوتی گئی۔ صحرانوردی اور خانہ بدوشی کی حالت میں پیش آنے والے حادثات و واقعات، کائنات کی وسعتیں اور نیرنگیاں ایسی چیزیں تھیں جنہوں نے کہانی میں نہ صرف طوالت کو داخل کیا بلکہ حیرت واستعجاب، رومان اور تخئیلی کو بھی کہانی کا حصہ بنایا۔ دھیرے دھیرے اِن کہانیوں میں نہ صرف مافوق الفطرت عناصر نے جگہ پالی بلکہ مبالغہ آرائی اور تخئیلی فضا بھی اس کا جزو بن گئی اور یہ کہانی ''داستان'' کے نام سے مشہور ہوئی۔ پروفیسر کلیم الدین احمد لکھتے ہیں۔

> ''داستان کہانی کی طویل، پیچیدہ، بھاری بھرکم صورت ہے۔ لیکن اپنی طوالت، پیچیدگی، بوجھل پن کے باوجود کہانی سے بنیادی طور پر مختلف نہیں۔ یہ بھی دل بہلانے کی ایک صورت ہے۔''

داستان کے اجزائے ترکیبی :

داستان گوئی ایک دلچسپ فن ہے۔ اس میں قصے کی تمام قسمیں شامل ہیں۔ داستان میں ایک مرکزی قصہ ہوتا ہے یا پھر قصہ در قصہ ہوتا ہے، جس کا تعلق حال سے زیادہ ماضی بعید سے ہوتا ہے۔ اس کا پلاٹ پیچیدہ اور اُلجھا ہوتا ہے۔ اور یہی اس کا حُسن ہے۔ قصہ کی کوئی حد اور انتہا نہیں ہوتی۔ قصہ در قصہ واقعات اور حادثات کی ایک زنجیر ہوتی ہے جو طوالت کے باوجود تجسس اور دل چسپی کے ذریعہ داستان کو سنبھالے رکھتی ہے۔ تکنیکی اعتبار سے داستان کی کوئی باقاعدہ ہیئت نہیں ہوتی۔ نہ اس میں مربوط و مسلسل پلاٹ ہوتا ہے اور نہ مخصوص کردار نگاری۔ داستان کا سب سے بڑا اور واحد مقصد دل بہلانا اور تفریح طبع ہے اس لیے وہ خوشی و مسرت کا ایسا سرمایہ مہیّا کرتی ہیں جس میں منطق اور استدلال کی کوئی جگہ نہیں ہوتی۔ بقول پروفیسر وقار عظیم ''اِن سب داستانون اور کہانیوں کا مقصد بنیادی طور پر صرف یہ ہے کہ وہ پڑھنے والے کی دلچسپی کا ذریعہ بن سکیں۔'' یعنی داستان کا بنیادی عنصر ہے دلچسپی اور دلکشی۔ یہ دلچسپی پیدا کرنے کے لئے داستان گوئی

طریقے استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً:

۱۔ قصے کو جہاں تک ہو سکے طول دیا جائے تاکہ پڑھنے والا زیادہ سے زیادہ عرصہ تک حقیقت کی دنیا کو بھول کر رومان اور تخیل کی دنیا کی سیر کر سکے۔

۲۔ مبالغہ آرائی کی جائے اور طلسمی واقعات سے داستان کو زیادہ سے زیادہ حیرت انگیز اور پر تجسس بنا دیا جائے۔

۳۔ حقیقی دنیا سے الگ پڑھنے والے کے لئے رومان اور تخیل کی ایک خوبصورت دنیا آباد کی جائے۔

۴۔ الفاظ اور جملوں کے استعمال میں احتیاط کی جائے تاکہ بیان کا حُسن قاری کو باندھے رکھے۔

گویا پلاٹ، کردار، مافوق الفطری عناصر، عشق و رومان، طوالت، تجسس اور اسلوب بیان اکثر داستانوں کے اجزا رہے ہیں۔

داستانوں کے ایک محقق پروفیسر گیان چند جین نے داستان کے ڈھانچے کی دو بڑی قسمیں بتائی ہیں۔ ایک شکل میں پلاٹ واحد ہوتا ہے یعنی داستان چند کرداروں کی سرگذشت ہوتی ہے جو مسلسل بیان کر دی جاتی ہے دوسری صورت میں پلاٹ بہت پیچیدہ ہوتا ہے۔ اصل دلچسپی کی حامل ضمنی کہانیاں ہوتی ہیں۔ یہ ضمنی کہانیاں داستان بڑھانے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ اس طرح داستان کو طول دیا جا سکتا ہے۔ کبھی یہ ضمنی کہانیاں ایسی ہوتی ہیں کہ انھیں پلاٹ سے علاحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور کہیں ایسی ہوتی ہیں کہ انھیں نکال دیا جائے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

داستانوں میں ایک ہیرو ہوتا ہے جو اکثر شہزادہ ہوتا ہے۔ اسے اپنے کسی مقصد کو حاصل کرنا ہوتا ہے۔ اس کے راستے میں کئی رکاوٹیں اور کئی مشکلات در پیش آتی ہیں جن کا مقابلہ وہ بڑی دلیری سے جان جوکھم میں ڈال کر کرتا ہے۔ مثلاً شہزادہ کسی حسین وجمیل شہزادی کے حسن کی تعریف سن کر یا تصویر دیکھ کر اس پر عاشق ہو جاتا ہے۔ دنیا کے سارے مشاغل سے اس کی دلچسپی ختم ہو جاتی ہے۔ اس کا واحد مقصد شہزادی تک رسائی حاصل کرنا ہوتا ہے پھر حادثات اور مہمات کا طویل سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ شہزادہ بڑی بہادری اور ثابت قدمی سے ان کا مقابلہ کرتا ہے کبھی کبھی کسی مافوق فطرت قوت کی مدد سے کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔ ان مہمات کو سر کرنے کے بیان سے داستان میں دلچسپی کا سامان مہیا کیا جاتا ہے۔ داستانوں کے ہیرو مثالی ہوتے ہیں۔ وہ ساری خوبیوں کا مجسمہ ہوتے ہیں۔ بے حد خوبصورت، دلیری اور جرأت میں بے مثال۔ بے انتہا دانشمند، وفادار، ثابت قدم غرض جتنی خوبیاں ہو سکتی ہیں، سب ان میں موجود۔ داستان کی ہیروئن بھی اسی طرح بہت سی خوبیوں کی مالک، حسن میں بے مثال، اپنے ماں باپ سے زیادہ ہیرو کی وفادار، رحم دل، انصاف پسند غرض ہر طرح سے مثالی کردار کا نمونہ ہوتی ہے۔

داستانوں کے کردار بچپن سے لے کر آخر عمر تک ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں۔ان میں کسی بھی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ داستانوں میں کردارنگاری کمزور ہوتی ہے۔کردار میں ارتقا کا فقدان ہوتا ہے۔

جس زمانہ میں داستانیں لکھی گئیں امراءعیش پرستی اور کاہلی کے عادی ہو چکے تھے۔اس لئے داستانوں میں ہیرو کے علاوہ دوسرے کردار بھی شراب نوشی کرتے ہوئے اور دادعیش دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

داستانون کا چرچا لکھنؤ میں زیادہ ہوا۔غالباً اسی وجہ سے داستانوں میں وہاں کی معاشرت کی تصویر ملتی ہے۔بقول گیان چندجین:

> ’’اردو داستانوں سے لکھنؤ اور دلی کی شاہی تہذیب کی پوری تاریخ مرتب ہوسکتی ہے۔ ہر جنس کی تفصیلات اکٹھا کی جائیں تو اپنے رنگ کی ایک انسائکلوپیڈیا تیار ہوسکتی ہے۔مختلف قسم کے کھانے،طرح طرح کے ملبوسات،سواری کے جانوروں کی آرائش، باجوں کے نام، راگوں کی اقسام،مطربوں کے فرقے، آتش بازی کی قسمیں۔ ظروف کی تفصیلات، شکاری جانوروں کے نام، ملازموں کے درجات، چوروں کے فرقے،آبی سواریاں غرضیکہ کتنی اصطلاحیں ہیں جوان میں بھری پڑی ہیں۔داستانیں کیا ہیں ایک بے پایاں دنیا ہے۔‘‘

داستانوں میں واقعات کی ترتیب میں پیچیدگی اور گہرائی کے بجائے تخیل کی بے لگامی نظر آتی ہے۔زماں ومکاں کا کوئی احساس ہی نہیں ملتا۔داستان میں صرف دلچسپی برقرار رکھنا مدعا ہوتا ہے۔اور دلچسپی ایسی کہ ہر واقعہ کے بعد سامعین کا تجسس بڑھتا جائے اور سامعین انجام تک پہنچنے کے لئے بے چین رہیں۔ یہاں حقیقت اور واقعیت سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔

داستانوں میں مافوق فطرت عناصر سے ایک پراسرار فضا پیدا کی جاتی ہے۔ہیرو کی راہ میں دشواریاں اور رکاوٹیں پیدا کرنے کے لئے ان کا استعمال ہوتا ہے مثلاً ہیرو پر کسی جادوگرنی کا فریفتہ ہوجانا اور پھر اسے جادو سے پتھر یا ہرن بنادینا وغیرہ۔اور پھر مافوق فطرت ہستیوں یا اشیا سے ہی مشکلات کو حل کرنے میں مدد لی جاتی ہے۔داستانوں میں مافوق فطرت ہستیوں اور مافوق العادت چیزوں کا غلبہ ہوتا ہے۔دنیا کی ہر قوم اور ہر زبان میں یہ عنصر پایا جاتا ہے۔ پہلے لوگون کو یقین تھا کہ مافوق العادت چیزوں اور ہستیوں کا وجود ہے۔آج بھی ترقی یافتہ ملکوں میں بھوت پریت، جادوٹونا، یا کسی غیبی طاقت پر یقین رکھتے ہیں۔

اکثر داستانوں میں عشق بھی ایک اہم عنصر ہوتا ہے۔عشق کی شمولیت سے داستان کی دلچسپی اور رنگینی اور بڑھ جاتی ہے وصال کی حسرت، جدائی کا غم، وفاداری، بے وفائی، رقابت، شکوہ شکایت اور امید وبیم کے موضوعات پیدا کیے جاسکتے ہیں۔اور یہ عشق آسان نہیں ہوتا، بلکہ آسان نہیں بھی ہونا چاہئے۔کبھی ہیروئن ایسی شرطیں رکھ دیتی ہے جن کا پورا کرنا تقریباً ناممکن نظر آتا ہے۔کبھی ہیرو اور ہیروئن کے خاندانوں میں نسل در نسل دشمنی چلی آتی ہے۔اس طرح کے روڑے اٹکا کر داستان کو طویل کیا جاتا ہے۔یہ رکاوٹیں قصے کو پیچیدہ بناتی ہیں۔

جن سے داستان کی دلچسپی میں اضافہ ہوتا ہے۔اس ضمن میں مختلف انسانی جذبات کی عکاسی بھی ہو جاتی ہے۔

انسان جب زندگی کی تلخیوں اور ناکامیوں سے دوچار ہوتا ہے، حقیقتوں کی دنیا اسے تسلی نہیں دے سکتی اس کی ڈھارس نہیں بندھا سکتی تو وہ خواب دیکھنے لگتا ہے۔ داستانیں اسے یہ خواب دکھلاتی ہیں۔ وہ داستانوں کی خیالی دنیا میں پناہ لینے کی کوشش کرتا ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ داستان گوئی انسان کا قدیم مشغلہ رہا ہے۔